جناب لیفٹیننٹ کرنل (ر) محمد اعظم صاحب

کوسوو عالمی ضمیر کیلئے چیلنج اور عالم اسلام کی بے حسی کیلئے تازیانہ

یوگوسلاویہ ایک خود ساختہ ملک تھا جو روس کی سوویت ریپبلکس کے طرز پر پہلی جنگ عظیم کے چند سال بعد سات چھوٹی چھوٹی ریاستوں کو اکٹھا کر کے کمیونزم کے نظریات کے تحت معرض وجود میں لایا گیا۔ اور روس کے خاتمے تک سلامت رہا۔ ۱۹۸۲ء میں جب روس کی ریاستیں علیحدہ ہو کر خود مختار مملکتیں بنیں تو اسی طرح یوگوسلاویہ کی چند ریاستوں مقدونیہ، مانٹی نیگرو، بوسنیا، کروشیا او کوسوو وغیرہ نے بھی آزادی کا اعلان کر دیا۔ اور مرکزی حکومت جو کہ سربوں کے کنٹرول میں تھی سے آزادی حاصل کرنے کیلئے کوششیں شروع کر دیں۔ جبتک مارشل ٹیٹو زندہ رہا یوگوسلاویہ ایک وحدت کے طور پر قائم رہا۔ مگر اس کے بعد صورتحال تبدیل ہوتی گئی اور سربوں کے وہ پرانے تعصّبات جو مسلمانوں کے خلاف ترکوں کے بلقان کی ریاستوں کو فتح کرنے کے وقت سے چلے آرہے تھے اور تقریباً ہر زمانے میں سر اٹھاتے رہے تھے۔ روس کے خاتمے کے بعد ظاہر ہونا شروع ہو گئے۔ اسی طرح چیکوسلاویکیہ دو علیحدہ نسلی ریاستوں چیک اور سلاویک میں تقسیم ہو گیا۔ اس کے بعد پہلے مقدونیہ اور پھر کروشیا اور بعد میں بوسنیا نے اپنی آزادی کا اعلان کر دیا۔ سرب قدامت پسند مسیحی ہیں۔ بوسنیا اور کوسوو والے مسلمان ہیں۔ کروشیا کے باشندے عیسائیوں کے کتھولک فرقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ مقدونیہ میں مسلمان سرب اور بلغارین آباد ہیں اور یہ تینوں نسلی طور پر مختلف ہیں۔ سربوں نے سب سے پہلے گڑبڑ مقدونیہ میں شروع کی مگر ان کے مظالم کا نشانہ صرف مسلمان بنے۔ یورپی ممالک کی مداخلت کے باعث کچھ عرصہ بعد یہاں امن قائم ہو گیا۔ مقدونیہ کے بعد سربوں نے بوسنیا ہرزگووینا کے خلاف نسلی صفائی کا آپریشن شروع کیا۔ جہاں مسلمان ایک بہت بڑی اکثریت میں تھے۔ مقدونیہ، بوسنیا اور کروشیا میں سب سے زیادہ مظالم سربوں نے مسلمانوں پر ڈھائے۔ اب بوسنیا اور کروشیا کو اکٹھا کر کے فلسطین کے طرز پر محدود آزادیوں کی ایک ریاست مغربی ممالک نے قائم کر دی ہے جس سے اب وہاں قدرے امن ہے۔

ان ممالک سے فارغ ہو کر سربوں نے اپنی توجہ کوسووکے مسلمانوں کی طرف مبذول کرنی شروع کی، جو نسلی طور پر البانوی مسلمان ہیں اور کوسوو کی آبادی کا ۹۰ فیصد ہیں۔ سربوں کو ترکوں کے ہاتھوں عبرتناک شکست ۱۴۸۹ء میں کوسووہی میں ہوئی تھی۔ جو پانچ سو سال کا عرصہ گزر جانے کے باوجود سرب آج تک نہیں بھلا سکے۔ کوسوو کو ریاستی خود مختاری ۱۹۷۴ء میں ٹیٹو کے زمانے میں دی گئی تھی جسے پندرہ سال بعد سربوں نے ختم کر دیا۔ اور ایک مربوط پروگرام کے تحت مسلمانوں کا انخلا اور انکی نسل کشی شروع کر دی۔ اور کوشش یہ رہی کہ مسلمانوں کو دھکیل کر مقدونیہ اور البانیہ کی طرف مہاجر بنا کر بھیج دیا جائے تاکہ سربوں کیلئے یہ علاقے خالی ہو جائیں۔

کوسوو بیس لاکھ آبادی کا ایک چھوٹا سا ملک ہے جسکی تقریباً چار سے پانچ لاکھ آبادی گھروں سے نکل کر پہاڑوں، جنگلوں اور سڑکوں پر محفوظ مقامات کی تلاش میں سرگرداں ہے۔ پناہ گزینوں کے یہ قافلے البانیہ، مقدونیہ اور مانٹی نیگرو کی سرحدوں کی طرف رواں دواں ہیں۔ اور ان تینوں ہمسایہ ملکوں نے وسائل نہ ہونے کیوجہ سے ان پناہ گزینوں کیلئے اپنی سرحدیں بند کر دی ہیں اور یہ لوگ سرحدوں پر رُکے پڑے ہیں۔ مقدونیہ، ترکی اور کئی دوسرے یورپی ممالک نے کوسوو کے مہاجرین کیلئے چند ہزار لوگوں کو عارضی پناہ دینی منظور کر لی ہے۔ کوسوو کے دارالحکومت پرسٹینا میں تقریباً ایک لاکھ مسلمانوں کو سرب فوج نے گھیرے میں لیا ہوا ہے تاکہ ان کو نیٹو کے ہوائی حملوں کے خلاف انسانی ڈھال کے طور پر استعمال کیا جا سکے۔

کوسوو میں مسلمانوں کے خلاف سربوں کے مظالم کو شروع ہوئے تقریباً ایک سال کا عرصہ ہو چکا ہے مگر یورپی کیمونٹی خاموش رہی۔ مسلمانوں کو ان کے گھروں سے نکالا جا رہا تھا مگر بنیادی انسانی حقوق کے علمبردار یہ سب کچھ دیکھتے رہے۔ جب یہ مظالم اپنی انتہا کو پہنچے اور بین الاقوامی میڈیا پر سربوں کی دل ہلا دینے والے مظالم کی داستانیں عام ہوئیں تو امریکہ کے ایماء پر نیٹو نے تین چار ہفتے پہلے سربوں کے ساتھ رابطے قائم کرنے شروع کیے اور انہیں کوسوو کے مسئلہ کو سیاسی طور پر حل کرنے کیلئے کہا، مگر یوگوسلاویہ کے سرب صدر سلوبودان ملاسووچ نے بہیمیت کا یہ کھیل جاری رکھا اور نیٹو کی کسی بات کو ماننے سے انکار کر دیا اور اس طرح نیٹو کے ساتھ اس کے مذاکرات

اجلاس ناکام ہوتے رہے۔ جس کے نتیجے میں بالآخر نیٹو نے چند روز پہلے یوگوسلاویہ پر ہوائی حملے شروع کردیے۔ جس کیلئے ملا سوچ پہلے سے ہی تیار تھا اور اپنی مکمل تیاری کیے ہوئے تھا۔ اس وقت صورتحال یہ ہے کہ کوسوو کے مسلمان امن کی تلاش میں گھربار چھوڑ کر نکلتے جارہے ہیں۔ اس وقت تقریباً دس لاکھ لوگ گھروں کو چھوڑ کر جاچکے ہیں جس کا نصف کوسوو سے باہر اور تقریباً اتنی تعداد ملک کے اندر پناہ گزین ہوچکی ہے۔ سرب فوجیں کوسوو میں ہزاروں کی تعداد (ایک اندازے کے مطابق چالیس ہزار) میں موجود ہیں۔ جوان کو سنگیوں کے نوک پر گھروں سے نکال رہی ہیں۔ یوگوسلاویہ پر ہوائی حملوں کا کوسوو میں پھیلی ہوئی سرب فوجوں پر کوئی اثر نہیں ہورہا ہے اور وہ بدستور جوروظلم میں مصروف ہیں۔ اور مسلمانوں کی نسل کشی جاری ہے۔

نیٹو کی افواج جن کا مکمل کنٹرول امریکہ کے ہاتھ میں ہے۔ مغربی یورپ کے ان ممالک پر مشتمل ہے جو اس کے ممبر ہیں۔ اس میں برطانیہ، فرانس، جرمنی، اٹلی وغیرہ کے علاوہ یورپ کے دوسرے چھوٹے ملک شامل ہیں۔ نیٹو یورپ میں روس کے اثرورسوخ کو روکنے کیلئے بنایا گیا تھا۔ اس کو بنے ہوئے پچاس سال ہوگئے ہیں۔ مگر اس کے استعمال کا موقع پہلی بار اب یوگوسلاویہ میں میسر آسکا ہے۔ نیٹو کے مقابلے میں روس نے بھی اپنا ایک علیحدہ بلاک بنا رکھا تھا جو کہ مشرقی یورپ کے روس کے زیر اثر ممالک پر مشتمل تھا مگر اب وہ ختم ہوچکا ہے۔ روس کے خاتمے کے بعد نیٹو کی ضرورت باقی نہیں رہی تھی مگر یورپ پر اپنی اجارہ داری قائم رکھنے کیلئے امریکہ نے نیٹو کو ختم نہیں کیا۔ روس سیاسی اور اقتصادی طور پر تباہی کے دھانے پر پہنچ چکا ہے۔ اور اسکی اہمیت صرف سیکورٹی کونسل کی مستقل رکنیت تک محدود ہے۔ مگر وہ ابھی تک عالمی طاقت ہونے کا دعویدار ہے اور پرانے زعم سے باہر نہیں آسکا اور اپنے پرانے ساتھیوں بھارت، یوگوسلاویہ وغیرہ کے معاملات میں اپنی اہمیت کا اظہار مختلف طریقوں سے کرتا رہتا ہے۔

امریکہ عالم اسلام کا دوست یا خیر خواہ نہیں بلکہ اس کو عالمی معاملات میں ہمیشہ اپنا مفاد پیش نظر رہتا ہے۔ کوسوو میں امریکہ کی دلچسپی کی وجوہات کا اندازہ درج ذیل باتوں سے کیا جاسکتا ہے:

الف۔ یورپ میں اپنی بالادستی قائم رکھنے کی شدید خواہش۔

ب۔ روس کے زیر اثر ملکوں کو یہ پیغام دینا کہ روس اب عالمی طاقت نہیں بلکہ امریکہ ہے۔
ج۔ دنیا پر ظاہر کرنا کہ بنیادی انسانی حقوق کا عالمی چمپئن امریکہ ہے۔
د۔ دنیا کو دکھانے کیلئے اپنی بہتر ٹیکنالوجی کا مظاہرہ۔
ہ۔ عالم اسلام کی ہمدریاں حاصل کرنے کی کوشش۔

زمینی حالات سے جیسے کہ نظر آرہا ہے جب تک امریکہ اپنی گراونڈ فورسز سربوں کے خلاف استعمال نہیں کرتا کوسوو کے مسلمانوں کو بچانے کی اور کوئی صورت نظر نہیں آتی۔ یہ بات چند امریکن سینٹروں نے بھی کھل کر کانگرس میں کہی ہے اور کئی اور لوگ بھی کہہ رہے ہیں۔ ویٹنام اور صومالیہ کے تلخ تجربات کے بعد امریکہ اس قدر خوفزدہ ہے کہ وہ اپنے عوام کے ڈر کیوجہ سے امریکن فوجی کہیں بھیجنے کیلئے تیار نہیں۔ خلیج کی جنگ میں عراق کے خلاف امریکن فوجیں بھیجنا صرف تزویراتی منصوبے کا حصہ تھا اور ان فوجوں کو استعمال نہیں کیا گیا۔ موجودہ حالات میں کوسوو میں اگر نیٹو کی زمینی افواج بوجوہ امریکہ بھیجنے کیلئے تیار نہیں تو عالم اسلام کو اس پر غور کرنا ہوگا۔ کہ کوسوو کے بے بس مسلمانوں کو کیسے بچایا جائے۔ اگر اس میں تاخیر کی گئی تو بہت جلد کوسوو مسلمانوں سے خالی ہو جائے گا۔ جو پناہ گزین بن کر جا چکے ہیں وہ تو شاید دردر کی ٹھوکریں کھانے کے بعد کہیں جابسیں گے مگر وہ جو سربوں کے گھیرے میں ہیں وہ شاید ہی زندہ رہیں ان چودہ پندرہ لاکھ مسلمانوں کے ساتھ کیا ہوگا یہ وقت ہی بتائے گا۔

کوسوو سے متعلق مسلم ممالک کی بے حسی باعث شرم ہے۔ ایران بطور چیئرمین او آئی سی خاموش تماشائی کے طور پر یہ سب کچھ دیکھتا رہا ہے۔ گو بوسنیا کے معاملہ میں اس نے کھل کر بوسنیا کے مسلمانوں کی مدد کی تھی مگر صدر خاتمی شاید روس کو ناراض نہیں کرنا چاہتے اس لئے چپ سادھے ہوئے ہیں۔ پاکستان کا کردار بہر طور غنیمت ہے کہ اس نے کچھ سامان بھیج کر اور او آئی سی کا اجلاس جو ۷۔ اپریل ۹۹ء کو جینوا میں ہو رہا ہے۔ بلا کر عالم اسلام کے ضمیر کو جنجھوڑا ہے۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆